الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء
2564586 - 2560300-2560400 :فون www.jamiabinoria.net :ویب سائٹ darulifta@gmail.com :ای میل

MODE: **Urgent**

Name :	**SHER ZADA KHAN**	Serial No :	**14590**
Address :	**Islamabad Pakistan**	Date :	**2/4/2012**
Subject :	**NIKAH**	Contact No:	
Writer :	محمد احسان	Email :	

AssalamuAlaikum Wa RahmatULLAH. ALLAH JALA SHANHU aap sab ki zindagio ko hair o barkat se bhar de.

(mairee aik darhwast ha k maire naam aur email address ko online fatwa ma na shaya kia jaye. JAZAKA ALLAH)

Jab Islam ain deene fitrat ha, aur islam ka har juzz insaaniat k wasigh tar faide ma ha aur s baat ma koi shak wa shubhe wali baat nahi. Maire naqis aqal ma kuch cheeze nahi aarahi ha K islam aahir kaise aise awamil ki ijazat de sakta ha. jis se maghashre ka aman sukoon tabah ho jaye. jis ki bina per qatal o gharat phel jaye. mehrabbani farma kar Quran o Sunat ki roshni ma rah numai farmaiye.

1. Aaj kal k dawar ma agar koi dosre sheher ka aik ajnabee jawan larka kisi nujawan larki se mobile phone k zaria gup shup bana laita ha aur jhoot moot bol kar sunehre hawab dikha kar ose ghar se bhaga kar shadi karta ha. jabke naujawan larki ko zindagi ka koi tajarba nahi. ose ye b pata nahi k ye jo larka na shadi shuda ha ya ghair shadi shuda, charsi ha , zanaai ha , larkio ka dallal ha, laikin wo larki us k saat bhaag jati ha. kia islam s qism k begharati ki ijazat daita ha. aur s k nateeje ma hone wala nikkah kia shargi lihaz se jaiz ha?.

2. Islam ma shadi do handaano k beech ma pyar wa muhabat ka aik rishta banata ha jabke s qism ki shadi se na sirf larka larki ki balke do handaan bilkull tabah ho jate ha aur un k beech ma dushmani aur nafrat ki bohot bari deewaar ban jati ha. Aur maghshre ma fitna wa fasaad phel jata ha.Kia hamara deen s tarah ki shadi ki ijazat daita ha?.

3. kia larke larkio ka yoo chupke se aik dosre k saat gup shup lagana aur aahir ma gharo se bhag kar chupke se shadi karna shargi lihaz se jaaiz ha? kia s ki missal hamari islami tareeh ma milti ha k kisi ne kisi larki se pehle dosti banai ho aur phir shadi ghar se bhag chupke se ki ho aur hammare pyare NABI (S.A.W) ne s qism ki shaadi ki toseegh ki ho?

4. kia kisi mullana k leye ye zaroori nahi k wo pata kar le k us k pass nikkah k leye aane wala jora kia islami lihaz se shaadi k shargi usoolo k muttabiq poore ha k nahi yane kafu hona , larki ka kahi pehle b to nikkah munaqid nahi hua, ya wo hawand se bhagi hue ha baghair talaq leye hue? aur s tarha k aur massail kia mullana k leye janna zarrori nahi bas ye zaroori ha k panchsoo , hazar rupay le ke mataye kha k nikkah parna le.

5. Jo b Mullana in sawallaat ka jawab de (bohot mazrat k saat) wo ye b bataye k agar ALLAH na kare, ALLAH na kare uski apni behn, beti, s tarha kare k pehle kisi se dosti banaye aur phir bhag kar shadi kare. to kia us k baare ma b yahi fatwa ho ga k us ne kia to kaam beghrati aur besharmi ka ha laikin ha jaiz.

6. agar aisa karna beghrati aur besharmi ha to phir aahir islam jaisa azeem aur pak deen kaise s ki ijazat de sakta ha?

7. kia imam e azam ABUHANIFA (R.A) k allawa dosre imam b nikkah billa ijazat e wali ko jaiz qarar daite ha aur agar nahi to aahir un k dallayyal kia ha? yani wo jin ahaadees ki roshni ma kehte ha wo kia ha aur hammare imam jo ahadees paish karte ha wo kia ha.

8. maire naqis hayal aur ilm ma imam e azam agar aaj zinda hote aur ye daikhte k kis tara log s ijazat ka ghalat faida uttate ha to wo zaroor s se rajoo farmate, ya phir s ziman ma koi sakht usool aur sharait ki pabandia lagate.

ma aik intehai naqis ul aqal aur haqeer banda hoo agar dorane guftagu koi baat buri lage to ALLAH JALA SHANHU ki raza k leye mujhe maaf farmaye. wassallam

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اسلام ایک دین فطرت ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام کے ہر جز میں انسانیت کیلئے وسیع تر فوائد ہیں، میری ناقص عقل میں کوئی چیز نہیں آرہی کہ اسلام ایسے عوامل کی کیسے اجازت دے سکتا ہے کہ جس سے معاشرے کا امن وسکون تباہ ہو جائے .... قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

(۱) آجکل کے دور میں اگر کوئی دوسرے شہر کا اجنبی لڑکا کسی نوجوان لڑکی سے فون کے ذریعہ گپ شپ بنا لیتا ہے اور جھوٹ بول کر سنہرے خواب دکھا کر گھر سے بھگا کر شادی کرتا ہے جبکہ نوجوان لڑکی کو زندگی کا کوئی تجربہ نہیں یہ بھی اسے معلوم نہیں کہ یہ لڑکا شادی شدہ ہے، چرسی ہے، زانی ہے، لڑکیوں کا دلال ہے لیکن وہ لڑکی اس کے ساتھ بھاگ جاتی ہے کیا اسلام اس قسم کی بے غیرتی کی اجازت دیتا ہے اور اسکے نتیجے میں ہونے والا نکاح شرعی لحاظ سے جائز ہے؟

(۲) شادی دو خاندانوں کیلئے پیار و محبت کا ایک ذریعہ ہے جبکہ اس قسم کی شادی سے نہ صرف لڑکا لڑکی بلکہ دونوں خاندان بالکل تباہ ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں فتنہ و فساد پھیل جاتا ہے ------ کیا ہمارا دین اس طرح کی شادی کی اجازت دیتا ہے؟

(۳) کیا لڑکے لڑکیوں کا یوں ایک دوسرے کے ساتھ گپ شپ لگانا اور آخر کار گھر سے بھاگ کر چھپکے سے شادی کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہے؟ کیا اسلامی تاریخ میں اسکی کوئی مثال ملتی ہے ------ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے نکاح کی توثیق کی ہو؟ --

(۴) کیا کسی مولانا کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وہ پتا کرے کہ اسکے پاس آنے والا جوڑا شرعی اصولوں پر پورا ہے یا نہیں یعنی کفو ہونا، لڑکی کا کہیں پہلے نکاح تو نہیں ہوا؟ یا وہ خاوند سے بھاگی ہوئی ہے بغیر طلاق کے ---- کیا مولانا کیلئے بس یہ ضروری ہے کہ پانچسو، ہزار روپے لیکر مٹھائی کھائے اور نکاح پڑھوا دے؟

(۵) معذرت کیساتھ کہ اللہ نہ کرے اگر اسکی اپنی بہن، بیٹی اس طرح کرے تو کیا اس کے بارے میں بھی یہی فتویٰ ہوگا کہ اس نے کام تو بے غیرتی کا کیا ہے لیکن ہو گیا جائز؟

(۶) اگر یہ کام بے غیرتی اور بے شرمی کا ہے تو اسلام اسکی کیسے اجازت دیتا ہے؟ -

(۷) کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے علاوہ دوسرے امام بھی نکاح بلا اجازت ولی کو جائز قرار دیتے ہیں؟ انکے دلائل کیا ہیں؟

(۸) میرے خیال میں اگر امام صاحب اس دور میں زندہ ہوتے اور یہ حالات دیکھتے تو ضرور اپنے اس موقف سے رجوع کرتے -؟

الجواب حامداً و مصلیاً

سائل کے تمام سوالات کا خلاصہ ایک ہی ہے۔ اس لئے تمام سوالات کا جواب اکٹھا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ایک فطری مذہب ہے۔ اور تمام انسانوں کی فلاح دارین اسلام میں ہے اور اسلام ہی کو یہ امتیاز اور خوبی حاصل ہے کہ اسکی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہیں۔ اور اسلام ایسی عوامل کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا۔ جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلتا ہو، قتل و غارت گری ہوتی ہو اور حیا کا جنازہ اٹھتا ہو، آپس میں رنجشیں اور نفرتیں ابھرتی ہوں بلکہ ان سے متعلق اسلام کی واضح تعلیمات موجود ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی کسی کی عزت پر حملہ آور ہو رہا ہے اور اسکی عزت کو داغدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو اسکے لئے سخت سے سخت تعزیری سزائیں ہیں۔ لہذا کسی نامحرم کے ساتھ خلوت میں ملاقاتیں کرنا، گپ شپ لگانا، کسی لڑکی کو گھر سے بھگا کر لے جانا سب حرام ہیں۔ اگر اسلامی قانون نافذ العمل ہوتا۔ تو ایسے لوگوں پر سخت تعزیری سزائیں جاری ہوتیں۔ تاہم واضح رہے ایسے عوامل کے نتیجے میں ہونے والے نکاح کو تمام شرائط و قیودات کے بعد منعقد شمار کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام ان عوامل کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام ان عوامل کو تو منع کرتا ہے۔ لیکن اس کے ضمن میں ہونے والے عقد اگر تمام شرعی شرائط و قیودات کے موافق ہے تو اسکا جائز ہونا الگ معاملہ ہے۔ اس کی مثال ایسے سمجھئے کہ اسلام نے خودکشی سے منع کیا ہے اور اس غرض کیلئے استعمال ہونے والے تمام اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی زہر کھالیتا ہے تو اس کا اثر اور نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ ایسے ہی یہ عوامل بے حیائی اور بے غیرتی کے ہیں اور ان کی اجازت نہیں لیکن جو عقد ہوا اگر شرائط کے موافق ہے۔ تو اسکے نتیجے کا ظاہر ہونا محال نہیں۔ ہاں ایسا نکاح خیر و برکت سے خالی ضرور ہوتا ہے اور آخر میں طلاق پر منتج ہوتا ہے۔ اور دونوں خاندانوں

(جاری ہے)

کی عزت داغدار ہوتی ہے۔ اگر شرائط نہ پائی جائیں تو منعقد ہی نہ ہوگا۔ اور غیر کفو میں ہونے کی صورت میں ——— انکے اولیاء کو اس نکاح کے ختم کرنے کا اختیار بھی رہتا ہے۔ تاہم نکاح پڑھانے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلقہ معاملہ کی تحقیق کرے ہاں بعد تحقیقِ معاملہ کے سچے اور جھوٹے ہونے کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔ لہذا غور و فکر و تدبر سے کام لیتے ہوئے اسلام کو ایسے عوامل کا ذمہ دار ٹھہرانا درست نہیں۔ جبکہ عاقل بالغ لڑکے اور لڑکی کا باہم کفو میں مہر مثل کیساتھ نکاح کے انعقاد کی صورت میں اسکا بغیر ولی کے بھی ہو جانا نصوصِ، احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی رائے نہیں کہ جس میں وقت کیساتھ تبدیلی ہو۔

فی الدر: (وینعقد) متلبسا (بالإیجاب) من احدهم (و قبول) من الآخر (وضعا للمضی) — الی قوله — (و) شرط (حضور) شاهدین (حرین) او حر و حرتین (مکلفین سامعین قولهما معاً) علی الأصح (فاهمین) أنه نکاح علی المذهب بحر (مسلمین لنکاح مسلمة ولو فاسقین او محدودین فی قذف) اھ (جلد ۳ ص ۹)

وفیه ایضاً: (الکفاءة معتبرة) فی ابتداء النکاح للزومه اولصحته (من جانبه) ای الرجل لان الشریفة تأبی ان تکون فراشا للدنی اھ (جلد ۳ ص ۸۴)

وفی الشامیه: (تحت قوله الکفاءة معتبرة) فالمراد معتبرة فی اللزوم علی الأولیاء حتی ان عند عدمها جاز للولی الفسخ فتح وهذا بناء علی ظاهر الروایة من ان العقد صحیح وللولی الإعتراض اما علی روایة الحسن المختارة للفتوی من أنه لا یصح، فالمعنی معتبرة فی الصحة اھ (ج ۳ ص ۸۴)

وفی جامع الترمذی: عن ابی موسی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا نکاح الا بولی (جلد ۱ ص ۱۳۰)

وفی حاشیة الترمذی: هذا الحدیث حجة للشافعی — وحجتنا حدیث ابن عباس الأیم احق بنفسها من ولیها وقوله تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره فاسند النکاح الیها فعلم انه یجوز بعبارتها اھ (جلد ۱ ص ۱۳۰)

وفی فتح القدیر: (ولا یحل له ان یمس وجهها ولا کفیها وان کان یأمن الشهوة) لقیام المحرم — الی قوله والمحرم قوله علیه السلام من مس کف امرأة لیس منها بسبیل

(جاری ہے)

وضع علی کفه جمرة لیوم القیامة اھ (جلد ۸ ص ۲۶۰)

وفی الدر: لو خدع امرأة رجل حتی وقعت الفرقة بینهما فانه یحبس حتی یردھا او تموت خلاصة اھ (جلد ۶ ص ۶۲۴)

واللہ اعلم بالصواب

محمد احسان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶۰

۲۲/ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲/ ۸/ ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

بندہ مفتی ...

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۳/ شعبان ۱۴۳۵ھ

نائب الرئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیۃ

دار الافتاء ۱۲۵۹۰ ۱۴۳۵ھ جامعہ بنوریہ العالمیۃ کراچی

7/6/14